

حضرت خلیفۃ المسیح ایاہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ برطانیہ 2004ء کے موقع پر اپنے اختتامی خطاب میں وصیت کے آسمانی نظام کے متعلق تحریک کرتے ہوئے فرمایا:-

"اس نظام کو قائم کیے 2005ء میں انشاء اللہ تعالیٰ ایک سوال ہوا جائیں گے۔ جیسا کہ میں نے پہلے بتایا تھا کہ 1905ء میں آپ نے یہ جاری فرمایا تھا جیسا کہ متعدد جگہ حضرت اقدس سماج موعود علیہ السلام اس نظام وصیت میں شامل ہونے والوں کو خوشخبریاں دے چکے ہیں۔ جماعت پر حسن ظن آپ نے فرمایا ہے کہ ایسے مومنین ملے رہیں گے اور ضرور ملے رہیں گے جو اس طرح اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنی مالی تربیتی بھی پیش کرنے والے ہوں گے اور روحانیت میں بھی ترقی کرنے والے ہوں گے لیکن جس رفتار سے جماعت کے افراد کو، عہد پاندھے والوں کو اس نظام میں شامل ہونا چاہیے تھا انہیں ہو رہے جس سے مجھے فکر بھی پیدا ہوئی ہے اور میں نے سوچا ہے کہ آپ کے سامنے اعداد و شمار بھی رکھوں تو آپ بھی پریشان ہو جائیں گے۔

اور اعداد و شمار یہ ہیں کہ آج 99 سال پورے ہونے کے بعد بھی قریباً 1905ء سے لے کر آج تک اُڑیں

ہزار (38,000) کے قریب احمدیوں نے صرف وصیت کی ہے اور اگلے سال انشاء اللہ تعالیٰ وصیت کے نظام کو قائم ہونے ہو جائیں گے جیسا

سو (100) سال

کہ میں نے کہا تو
اور میں یہ تحریک
اس آسمانی نظام
پاک کرنے کے

اپنی زندگیوں اور اپنی نسلوں کی زندگیوں کو پاک کرنے کے لیے
میری یہ خواہش ہے
کرنا چاہتا ہوں کہ
میں اپنی زندگیوں کو
لیے، اپنی نسلوں کی

زندگیوں کو پاک کرنے کے لیے شامل ہوں۔ آگے آئیں اور کم از کم، یہ کم ویش اندازہ میں نے دیا تھا، کم از کم پندرہ ہزار (15,000) اس ایک سال میں نئی وصایا ہو جائیں تاکہ کم از کم اچھا چاہا ہزار (50,000) وصایا تو اسکی ہوں جو سو (100) سال میں ہم کہہ سکیں کہ ہوئیں۔ تو ایسے مومن تو تکلیف کہ کہا جائے کہ جنہوں نے خدا کے سچ کی آواز پر بلیک کہتے ہوئے قربانیوں کے اعلیٰ معیار قائم کیے۔

اور پھر ایک یہ بھی میری خواہش ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ بہت سارے لوگوں کی طرف سے یہ تجویزیں بھی آرہیں ہیں اور آئیں کہ 2008ء میں خلافت کو بھی سوال ہو جائیں گے۔ تو اس وقت بھی خلافت کی سوالاتہ جو بھی منانی چاہیے۔ تو ہر حال وہ تو

ایک کمیٹی کام کر رہی ہے۔ کیا کرتے ہیں، روپریں دیں گے تو پتہ لگے گا۔ لیکن میری یہ خواہش ہے کہ 2008ء میں جب خلافت احمد یک قوم ہوئے اثناء اللہ تعالیٰ سو (100) سال ہو جائیں تو دنیا کے ہر ملک میں، ہر جماعت میں جو کمانے والے افراد ہیں، چندہ دہندہ ہیں ان میں سے کم از کم 50% تباہی ہوں جو حضرت القدس سعی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس عظیم الشان نظام میں شامل ہو چکے ہوں اور وہ حانیت کو بڑھانے اور قربانیوں کے یہ اعلیٰ معیار قائم کرنے والے بن چکے ہوں اور یہ بھی جماعت کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے حضور ایک تغیر ساز راش ہو گا جو جماعت خلافت کے سوال پرے ہونے پر دے رہی ہو گی، شکرانے کے طور پر اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر رہی ہو گی۔

اور اس نظام میں شامل ہونے سے یاد رکھیں جیسا کہ حضرت القدس سعی موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ایسے لوگ شامل ہونے چاہیں آپ نے فرمایا کہ انجام بخیر کی فکر کرنے اور عبادات بجالانے والے جو زمانہ ہے وہ جوانی کا زمانہ ہے جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے اس لیے خدام الاحمد یہ انصار اللہ کی صفائح دوسم جو ہے اور بجنة الماء اللہ کو اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیے کیونکہ ستر بھر سال کی عمر کو بخیج کر جب قبر میں پاؤں لٹکائے ہوئے ہوں تو وصیت تو اس وقت پھا کھا ہی ہے جو پیش کیا جاتا ہے۔ تو ایسید ہے کہ احمدی خواتین بھی اور نوجوان بھی اس سلسلے میں بھر پور کوشش کریں گے اور اپنے ساتھ ساتھ اپنے، عمر توں کو خاص طور پر میں کھہ رہا ہوں کہ اپنے ساتھ ساتھ اپنے خاوندوں اور بچوں کو بھی اس عظیم انقلابی نظام میں شامل کرنے کی کوشش کریں گے۔

صاحب حیثیت لوگ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے شکرانے کے طور پر نظام وصیت میں شامل ہوں

سیدنا حضرت خلیفۃ الرسولؐ ایمڈیا میڈیا نسٹرائیٹ نے خطیب جمیع مودودیہ 6 اگست 2004ء میں فرمایا:-

”جلے کی آخری تقریر میں میں نے احباب جماعت کو وصیت کرنے اور اس بارکت نظام وصیت میں شامل ہونے کی طرف بھی توجہ دلائی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتوں اور احباب جماعت نے افرادی طور پر بھی اس سلسلے میں وعدے کیے ہیں اور وعدے آئیں رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے اور انہیں توفیق دے کہ وہ اس عہد کو جلد بجا کیں اور جتنی تعداد میں میں نے خواہش کی تھی اس سے بڑھ کر اس بارکت نظام میں وہ شامل ہوں۔

بعض دفعہ دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض اتحادی بھیٹھ کھاتے ہیں تو لوگ ہوتے ہیں جو دوسرا جماعتی خدمات میں بعض دفعہ جب ان کو کوئی تحریک کی جائے تو پیش پیش ہوتے ہیں یا کم از کم اتنا ضرور ہوتا ہے کہ جتنا زیادہ سے زیادہ ہے اسے سکتے ہیں وہ اس میں لیں لیں گے اسی دفعہ نظام وصیت میں شامل ہونے سے محروم ہیں۔ ان میں سے بھی کئی لوگوں نے وعدہ کیا ہے کہ وہ اب اس نظام میں شامل ہوں گے۔ ایسے صاحب حیثیت لوگوں کو، ایسے اجر یوں کو تو سب سے پہلے چلا گئے مار کر آگے آنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر فضل فرمائے ہیں ان کے شکرانے کے طور پر ہم اس نظام میں شامل ہوں تاکہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے روازے مزید کھلیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر جو نعمتیں بازل فرمائی ہیں ان کا اظہار ہونا چاہیے۔ علاوہ اپنے ذاتی اطمینان کے قریب رہی طرف توجہ دینے کا بھی اظہار ہونا چاہیے۔“

”ایے لوگوں کو جو اس نظام میں شامل ہوں نیک اور پاک لوگوں کی جماعت بنادے“

”جیسا کہ میں نے بتایا تھا یہ نظام وصیت بھی ذہنوں اور مالوں کو پاک کرنے کا ذریعہ ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح بعض مسلمان کرتے ہیں کہ غلط طریق سے مال کمایا اور پھر بازار میں چند گینٹھنے پائی کی سب سلگا دی یا برف ڈالوادی یا سجد بنوادی یا اس کا کچھ حصہ بنوادیا جو کرائے اور سمجھ لیا کہاب ہمارے مال پاک ہو گئے میں ناجائز ذریعے سے کمائے ہوئے مال۔ ایسے لوگ تو دین کے ساتھ مذاق کرنے والے ہوتے ہیں بلکہ یہاں پاک کرنے کے ذریعے سے یہ مطلب ہے کہ پاک ذرائع سے کمائی ہوئی جو دولت ہے اس کو جب پاک مقاصد کے لیے خرچ کیا جائے گا تو اس سے تمہارے اندر جہاں رو حاصل تبدیلیاں پیدا ہوں گی وہاں تمہارے اموال و نفوذ میں بھی بے انتہا برکت پڑے گی۔ جیسا کہ حضرت اقدس سرحد موعود علیہ السلام نے دعا کی ہے رسالتہ الوصیت میں اور متن و فضیلہ دعا کی ہے کہ ایسے لوگوں کو جو اس نظام میں شامل ہوں نیک اور پاک لوگوں کی جماعت بنادے۔ تو محض راجح میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ جہاں جلے کے باہر کت انتظام پر آپ نے شکرانے کا اظہار کیا اور شکرانے کا اظہار کر رہے ہیں وہاں اس شکرانے کا عملی اظہار بھی کریں کیونکہ جہاں اس نظام میں شامل ہونے والے تقویٰ میں ترقی کریں گے وہاں جماعت کی مضبوطی کا باعث بھی بنیں گے۔“

نظام خلافت اور نظام وصیت کا بڑا گہر اعلق ہے

”جیسا کہ حضرت اقدس سرحد موعود علیہ السلام نے رسالتہ الوصیت میں دو باتوں کا ذکر فرمایا ہے کہ ایک تو یہ ہے کہ آپ کی وفات کے بعد نظام خلافت کا اجراء اور دوسرا ہے اپنی وفات کی خبر پا کر آپ کو فکر پیدا ہونا کہ ایک ایسا نظام جاری کیا جائے جس سے افراد جماعت میں تقویٰ بھی پیدا ہو اور اس میں ترقی بھی ہو اور دوسرا میں قربانی کا بھی ایسا نظام جاری ہو جائے جس سے کھرے اور کھوٹے میں تیز ہو جائے اور جماعت کی مالی ضروریات بھی باحسن پوری ہو سکیں۔ اس لیے وصیت کا نظام جاری فرمایا تھا۔ تو اس لحاظ سے میرے نزدیک، میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ نظام خلافت اور نظام وصیت کا بڑا گہر اعلق ہے اور یہ ضروری نہیں کہ ضروریات کے تحت پہلے خلافتی حریکات کرتے رہے ہیں کہ آئندہ بھی مالی تحریکات ہوتی رہیں بلکہ نظام وصیت کے اب اتفاقاً ہو جانا چاہیے کہ سو سال بعد تقویٰ کے معیار بجائے گرنے کے نہ صرف قائم رہیں بلکہ بڑھیں اور اپنے اندر رو حاصل تبدیلیاں پیدا کرنے والے بھی پیدا ہوتے رہیں اور قربانیاں پیدا کرنے والے بھی پیدا ہوتے رہیں یعنی توقی اللہ اور حقوق العادادا کرنے والے پیدا ہوتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ کے شرگزار بندے پیدا ہوتے رہیں۔ جب اس طریقے میں معیار قائم ہوں گے تو انشاً عالم اللہ تعالیٰ خلافت حق بھی قائم رہے گی اور جماعتی ضروریات بھی پوری ہوتی رہیں گی۔ کیونکہ متینوں کی جماعت کے ساتھ ہی خلافت کا ایک بہت بڑا اعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو اس کی توفیق دے اور یہی خلافت کی نعمت کا شکر ادا کرنے والے پیدا ہوتے رہیں اور کوئی احمدی بھی ناشکری کرنے والا نہ ہو۔ کبھی دنیاداری میں اتنے گونہ ہو جائیں کہ دین کو بھاواریں۔“

